bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تصوف

مجلہ مئی سنہ ۱۹۸۱ء کراچی

مزار پُر انوار اعلیحضرت امیرِ ملت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ

ادارۂ یادگار امیرِ ملت

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# ادارۂ یادگار امیرِ ملت

• سرپرستِ اعلیٰ:-

حضرت الحاج حافظ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

سجادہ نشین دربارِ عالیہ علی پور سیداں (سیالکوٹ)

---

• نگرانِ اعلیٰ:-

حضرت معین الملت الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

---

• مشیرِ اعلیٰ:-

الحاج حافظ پیر سید نذر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

---

• صدر:-

پروفیسر مولانا زاہد حسن صاحب فریدی

ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ کالج تلہ گنگ

نائب صدر:-

جناب ڈاکٹر خالد حسن صاحب قادری ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی

لندن اسکول آف اورینٹل لینگویجز لندن

---

• معتمدِ اعزازی:-

فرید قریشی بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مدیر سابق ماہنامہ "تلقین" کراچی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین، غوثِ زماں، مجدّدِ دوراں ابو العرب، سنوسیٔ ہند

امیرِ ملت قبلۂ عالم اعلیٰحضرت الحاج حافظ پیر

# سیّد جماعت علی شاہ صاحب

محدّث علی پوری نوّر اللہ مرقدہٗ

کا یادگار مجلّہ

# تصوّف

ترتیب و پیش کش

فرید قریشی اکبر آبادی

معتمد اعزازی

ادارۂ یادگارِ امیرِ ملت

پوسٹ بکس نمبر ۷۱۹۵ کراچی ۳ پاکستان

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| پیش لفظ | مولانا سید محمد فاروق | ۳ |
| حرفے چند | فرید قریشی | ۴ |
| پیغام | ادارہ | ۵ |
| حمد | ڈاکٹر مقبول | ۸ |
| نعت شریف | فائق اکبر آبادی | ۹ |
| منقبت | ڈاکٹر خالد حسن قادری | ۱۰ |
| تہنیت | کلیم جماعتی | ۱۱ |
| تہنیت زیبا | 〃 | ۱۲ |
| تحریکِ عمل | بیزار سرحدی | ۱۳ |
| فردوس بر روئے زمین | پروفیسر منشاد علی | ۱۶ |
| حضرت عثمان | ادارہ | ۲۰ |
| اعلیٰ حضرت | ادارہ | ۲۴ |
| روشنی کا مینار | پروفیسر منشاد علی | ۲۸ |
| جلسۂ تعزیت | فرید قریشی | ۳۴ |


فرید قریشی پبلشر و پرنٹر نے نفیس اکیڈیمی کراچی سے چھپوا کر عقب ۹/۲ ڈی جیکب لائن کراچی ۳ سے شائع کیا۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# پیش لفظ

میرے محترم غلام فرید الدین قریشی صاحب کو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سے بتوسط امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نورہ اللہ مرقدہ ایسی نسبت قوی اور فیضانِ سلسلہ حاصل ہے کہ وہ ہمہ وقت اسی دھن میں لگے رہتے ہیں کہ سلسلہ کی اشاعت و فروغ کی راہیں ہر لمحہ اور ہر آن کشادہ تر ہوتی چلی جائیں۔ اپنے پیر بھائیوں سے مسلسل ذاتی رابطہ قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی رہائش گاہ پر نشستوں کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور پھر سلسلہ جماعتیہ کی تصنیف و تالیف طباعت و اشاعت کے لئے جس سرگرمی اور انہماک سے دلچسپی لیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے لئے اس بات کی خود محرک ہے کہ وہ بھی اپنی صلاحیتوں اور اوقات کو اسی ذوق و شوق کے حوالے کر کے اپنی نسبت سے وابستگی کا عملی مظاہرہ کریں۔

فرید قریشی صاحب ۱۹۷۸ء سے "تصوف" کا اجراء فرما رہے ہیں جس میں رسالے کے نام کی مناسبت سے "تصوف" پر مضامین کو شائع فرما کر تقسیم فرماتے ہیں۔

تصوف کی بنیاد درحقیقت اخلاصِ نیت، خشیت الی اللہ، رضائے رب، جہاد بالنفس، اور مخلوق سے اس لئے محبت اور حسن سلوک کہ وہ اللہ کا کنبہ ہے پر ہے چوں کہ ان تمام اوصاف کا کمال پیکر اپنے تمام جمال کے ساتھ ذاتِ رسالت پناہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جلوہ گر ہے اسی لئے آپ کی حیاتِ طیبہ کو اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جب تک مقام رسالت سے کماحقہٗ آشنائی نہ ہو۔ آدابِ بارگاہِ نبوی سے دل و دماغ سرشار نہ ہوں۔ کمال عقیدت و شیفتگی سے طالبِ راہِ حقیقت پر عمل و خیال کا ظہور نہ ہو۔ تصوف سے وابستگی کا دعویٰ کھوکھلا ہے

امیر ملت اعلیٰ حضرت قبلہ پیر جماعت علی شاہ صاحبؒ اور ان کے جملہ وارثانِ طریقت اور سجادگان بحمد للہ شریعت حقہ کے تقاضوں پر ہمیشہ پورے اترتے آئے ہیں اور طریقت و تصوف کو عین اس کی نزاکتوں اور لطافتِ روحانی کے ساتھ اس دور میں فروغ فرما رہے ہیں کہ وابستگانِ سلسلہ نقشبندیہ جماعتیہ اپنے حسنِ عمل اور کردار کی ندرت سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دست گرفتگان بر فیضانِ سلسلہ کو مزید وسعت عطا فرمائے۔ آمین۔

زیرِ نظر شمارہ فرید قریشی صاحب کی کاوشوں کا مرقع ہے جو اہل طریقت کے ذوق کی سیرابی کا باعث ہوگا۔

سید محمد فاروق احمد
۲۹ اپریل ۱۹۸۱ء

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# حرفے چند

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ادارۂ یادگار امیر ملتؒ کا چوتھا سالانہ مجلہ پیش کرنیکی توفیق بخشی جب اس شمارے کی پیش کش اور اس کے مندرجات کے بارے میں کچھ گذارشات سپرد قلم کرنی چاہیں تو نظریں جملۂ تعزیت کے عنوان پر جم کے رہ گئیں۔ تصور شیخ کو طریقت میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حضرت قبلہ علامہ وفہامہ جوہر ملت الحاج حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ثالث دربار عالیہ علی پور سیداں شریف غریب خانۂ احقر پر نماز کی اہمیت کے عنوان پر اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرما رہے تھے لوگ چیخ چیخ اٹھے توبہ کی اور ہاتھ اٹھا کر نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ پھر دیکھا کہ آپ کھیتی باڑی کے کاموں کی نگرانی فرما رہے ہیں بلکہ کھیتوں میں بنفس نفیس تشریف فرما ہیں۔ پلک جھپکی تو آپ عرس شریف کے انتظامات میں ہمہ تن مصروف ہم بھی شوق سلام و نیاز مندی میں جا پہنچے۔ پھر آپ سے تبلیغی دوروں میں نیاز حاصل ہوا اور یکایک آپ کو سجادہ نشین ثانی حضرت شمس الملت الحاج حافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے وصال پر گریہ کناں ہجوم کے پر آشوب پس منظر میں بحر مغموم اور قطعی ساکت پایا۔ اور جب آپ سجادہ نشینی پر مسند آرا ہوئے تو آپ کی جامع ومانع تقریر دلپذیر نے جہاں آپ کے کمال فن خطابت اور تبحر علمی کی ہزار ہا حاضرین نے گواہی دی وہاں حضرت شمس الملت رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کے صدمہ سے ٹوٹے ہوئے دلوں کو ڈھارس بندھی۔۔۔۔

پھر دیکھا کہ بھائی کلیم پڑھ رہے ہیں ؎

مسند آرا ہوئے ہیں افضل پیر
شرح مضمون آیۂ تطہیر
اُن کو عمر دراز یارب دے
اور عطا کر دعا کو بھی تاثیر
آمین ثم آمین

بہت خوب! بھائی کلیم تو جھوم رہے ہیں۔

آئی بہار باغ علی پور میں کلیم
ہیں جانِ نو بہار محمد ظفر حسین

یا اللہ تو ہمارے پیر خانہ کو تا قیامت بھرپور تابانیوں کے ساتھ شاد و آباد رکھ اور ہمیں کسب فیض روحانی کی توفیق عطا فرما
آمین ثم آمین۔

فرید قریشی عفی عنہ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# پیغام

حضرت محترم الحاج حافظ پیر سید نذر حسین صاحب مدظلکم العالی

اس مجلہ یادگار کی یہ چوتھی سالانہ اشاعت ہے۔ اس کے مدیر محبی فرید صاحب کے قول کے مطابق ایک مرید صادق لئے اپنے پیر و مرشد سے نسبت قائم رکھنے کا بلاشبہ یہ بہترین ذریعہ ہے۔ نیز تبلیغ دینِ مبین، توسیع سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ اور اصلاح معاشرہ کی جانب ایک موثر قدم اور بھرپور جدوجہد کے مترادف ہے۔

حب کی ہمت یقیناً قابل تحسین و صد ستائش ہے کہ آپ کسی سمت سے مالی اعانت لئے بغیر اتنا بڑا کارنامہ بڑی خوش وبی سے انجام دے رہے ہیں۔ لیکن اس مختصر سالانہ مجلے میں میرے جدِ امجد اعلیٰ حضرت امیر ملت نور اللہ مرقدہٗ کی سو سالہ زندگی کی بہترین مسلسل اور لاتعداد دینی اور ملی خدمات جلیلہ کا احاطہ کرنے کے لئے کیا ایک شخص واحد کی تیں کافی ہیں؟ اور کیا یہ ہم سب غلامانِ امیر ملتؒ پر فرض عائد نہیں ہوتا کہ اس مجلہ کی بقا اور روز افزوں ترقی کے فرید صاحب سے دامے درمے سخنے تعاون کریں۔؟

میں اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ بات محسوس کرتا ہوں کہ تمام یارانِ طریقت کو فرید صاحب کے ساتھ بھرپور ون کرنا چاہیئے بالخصوص اس لئے کہ وہ آئندہ اس مجلہ کو سہ ماہی رسالہ کی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے اور مئی ۱۹۸۱ء کے اجلاس کی رپورٹ مجلہ کی موجودہ شکل ہی میں سالانہ عرس شریف ماہ اگست ۱۹۸۱ء میں ائع کرنا چاہتے ہیں۔

لہٰذا میں تمام یاران طریقت خصوصاً اہلِ قلم اور اہلِ ثروت حضرات سے امید کرتا ہوں کہ وہ فرید صاحب کے ساتھ تعاون کر کے اپنے پیر و مرشد کی نسبت اور توجہ خصوصی کی سعادت حاصل کریں گے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل فرید صاحب کو اس کارِ خیر کے جاری رکھنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائیں ں اپنے اس مشن میں کامیاب کریں اور دین و دنیا دونوں میں سرخرو فرمائیں

وَمَا علینا الا البلاغ المبین

سید نذر حسین شاہ جماعتی

راچی ۹ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعرات

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# ھدیۂ تشکّر

برائے

## میبرو پلاسٹک انڈسٹریز کراچی

---

# ہدیۂ تشکّر

برائے

## منیار پلاسٹک انڈسٹریز کراچی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# منظومات

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ڈاکٹر مقبول

# حمد

تو جو چاہے تو مرے بخت کو یاور کر دے
ذرّۂ خاک کو ہم رتبۂ گوہر کر دے

جلوۂ نور کے صدقے میں خدائے ہستی
اپنے انوار سے سینوں کو منوّر کر دے

میرے مولا ترے انداز کریمی کے نثار
تو جو چاہے تو گدا کو بھی تونگر کر دے

دیکھ کر رشک کرے اوجِ ثریّا بھی جسے
اپنے بندے کا بلند اتنا مقدّر کر دے

آندھیاں کفر کی اُٹھی ہیں اُفق سے یارب
شجرِ دین کو رحمت سے تناور کر دے

ظلمتِ کفر میں ہو شمعِ فروزاں ایسی
جو ہر اک نقشِ محبّت کو اُجاگر کر دے

دلِ مقبولؔ کو اے منبعِ ہر جود و سخا!
اپنے فیضان سے کچھ اور بھی بہتر کر دے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



فائق اکبر آبادی

# نعت شریف

رویتِ پاک و الضحیٰ صلی علیٰ محمدؐ
زینتِ تاجِ ہل اتیٰ صلی علیٰ محمدؐ

ہیں جو بہارِ کائنات ہیں جو ذریعۂ نجات
ان پہ درود ہو سدا صلی علیٰ محمدؐ

زیرِ لحد سوال پر صورتِ بے مثال پر
کیوں نہ پڑھوں میں برملا صلی علیٰ محمدؐ

عرش پہ آج وصل ہے قوس و دنیٰ کا فصل ہے
فرقِ دوئی بھی مٹ گیا صلی علیٰ محمدؐ

نکلا جب آمنہ کا چاند رہ گیا ہو کے کفر ماند
ابرِ غلیظ چھٹ گیا صلی علیٰ محمدؐ

غایتِ بیخودی میں ہے روئے رسولؐ سامنے
کاش کہ ہوش ہو بجا صلی علیٰ محمدؐ

دل کی لگی بجھائیے مولا مدد کو آئیے
تشنۂ دید مر مٹا صلی علیٰ محمدؐ

حامیٔ بیکساں تھا کون دین کا پاسباں تھا کون
تم نے یہ حق ادا کیا صلی علیٰ محمدؐ

فقر و غنیٰ تھے دوش دوش شاہ تھے اور کملی پوش
فرش تھا جن کا بوریا صلی علیٰ محمدؐ

فائقِ دلفگار کی ہے یہی آرزو دلی!
کاش ہو آپ پر فدا صلی علیٰ محمدؐ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ڈاکٹر خالد حسن قادری

# در منقبتِ قبلۂ دیں پناہ سجادہ نشیں علی پور سیداں

سنہ ۱۹۸۱ء

جلئے جنت میں جسے جانا ہو رَیّاں کی طرف
چھوڑ دو مجھکو میں جاؤں کوئے جاناں کی طرف

اُڑ کے پروانہ گیا شمعِ فروزاں کی طرف
دل کھنچا جاتا ہے میرا قطبِ دوراں کی طرف

کیا سمجھتا، کیا ہے، واعظ، دولتِ دیدارِ دوست
رہ گیا حیراں جو دیکھا چشمِ حیراں کی طرف

بے سر و سامانی و بے طاقتی کا خوف کیا
مورِ بے مایہ چلا اپنے سلیماں کی طرف

اُن کے یمنِ عشق سے آتے ہیں آدابِ جنوں
کس طرح اٹھتے قدم دشت و بیاباں کی طرف

ان کی امدادِ کرامت سے حیاتِ نو ملی
دیدۂ و لب بستہ ہم جاتے تھے طوفاں کی طرف

ہم گدائے کوچۂ دلدار کیا کرتے نظر
جامِ جم کی سمت یا تختِ سلیماں کی طرف

لب پہ ان کا نام ہو قدموں میں انکے اپنا سر
مائلِ پرواز ہو جب روحِ یزداں کی طرف

تھا یہ داب عشق خالدؔ خاک ہو جانے کے بعد
گردِ راہ بھی تو نہ پہنچی اُن کے داماں کی طرف

(۲۶ مارچ ۱۹۸۱ء لندن)

---

۱؎ رَیّاں جنت کے ایک دروازہ کا نام ہے۔ ۲؎ یہ مصرعہ قدیم شاعر کا ہے جس کو تضمین کیا ہے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



باسم اللہ العلی الغنی

بتقریب سعید جانشینی حضرت الحاج حافظ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب نقشبندی مدظلہ العالی ۱۴۰۱ھ

قطعہ

فضل ربی ہے پیر افضل پر — چہرہ اش پر ضیاء ز نورِ نبی
کیوں نہ کہیے کلیم پھر ان کو — رونقِ باغِ شاہ جماعت علی

# تہنیت نامہ

مسند آرا ہوئے ہیں افضل پیر — شرحِ مضمونِ آیۂ تطہیر
باعثِ افتخارِ ملت ہیں! — ان کا مداح ہر جوان و پیر
لطف ان کا کھلائے دل کا کنول — بخت خفتہ جگائے بے تاخیر
خوش مقالی پہ اُن کے ہو قربان — حسنِ فنِ خطابت و تقریر
باخدا و ہمہ صفت موصوف — ہیں یہ ابنِ جنابِ اختر پیرؒ
جدِ ذیشان سراج ملتؒ ہیں — تھے جو علم و عمل میں با توقیر
دل ہے سو جان سے فدا کہ ہیں یہ — شہِ جماعتؒ کی ہو بہو تصویر
دل کے آئینے میں اُتر آئی — میرِ ملتؒ کے خواب کی تعبیر
غوثِ دوراں امیرِ ملتؒ کے — جانشیں ہیں جناب افضل پیر
ان کو عمرِ دراز یا رب دے — اور عطا کر دعا کو بھی تاثیر
میکشو اب بہار بدلی ہے — ہو مبارک پلٹ گئی تقدیر

بادہ و میکدہ وہی ہے کلیم
صرف بدلا ہے صاحبِ تدبیر!

پیش گذار: گدائے آستانہ کلیم جماعتی مجددی۔ علی پور سیداں شریف ۴ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com  https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بمسرت ولادت باسعادت حضرت پیر سید محمد ظفر حسین شاہ نبیرہ حضرت الحاج حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہم العالی

زینت سجادہ دربار عالیہ جماعتیہ علی پور سیداں شریف

# زائچہ جلی تواریخ ولادت مبارک

باسم اللہ وہاب السمیع الخالق الباری۔ نحمدہ ونصلی علیٰ محمد رسولہ النبی الغنی۔ بدرِ منیر سید محمد ظفر حسین ابن حاجی پیر سید افضل حسین

۱۹۸۰ء ۱۹۸۰ء ۱۹۸۰ء ۱۴۰۰ھ

## نغمۂ تہنیت زیبا سنہ ۱۹۸۰ء

گرمیٔ ذوقِ طلب دیکھ ہے متوالوں میں (۱) تشنہ دیدیں جمع بزم میں آجا ساقی
پیش کرتے ہیں بصد عجز گل تہنیت دے انہیں جامِ مئے حسنِ طرب زا ساقی

بفیضِ حضرتِ شاہِ جماعت صحنِ گلشن میں (۲) نسیمِ جانفزا کی عطر افشانی مبارک ہو
جنابِ جوہرِ ملت کی خدمت میں گزارش ہے ظفر کے خوش ادا جلووں کی تابانی مبارک ہو

ہستی کی سیرگاہ میں جلوہ نما ہوئے باعزّ و افتخار محمد ظفر حسین
اسلافِ نامدار کی عظمت کے ہیں امیں ذی عزت و وقار محمد ظفر حسین
ظلِ ہمائے اوجِ سعادت ہیں بالیقیں ہیں فخرِ روزگار محمد ظفر حسین
رونق فزائے گلشنِ عرفان و آگہی ہیں رشکِ صد بہار محمد ظفر حسین
شمعِ حریمِ دینِ صداقت کے پاسباں فانوسِ زرنگار محمد ظفر حسین
دادا کے دل کا چین ہیں ابّا کے جانِ جاں ہیں لطف کردگار محمد ظفر حسین
حیدر حسین سید عالی گہر ہیں شاد ہیں درِّ شاہوار محمد ظفر حسین
نذر حسین و سیّد اشرف ہیں باغ باغ ہیں وجہِ افتخار محمد ظفر حسین
خورشید شاہ و پیرِ منوّر بھی شاد ہیں ہیں نجمِ تابدار محمد ظفر حسین
ذاکر بھی شاد پیرِ مظفر بھی شاد ہیں ہیں کیا ہی بختیار محمد ظفر حسین
سب اہلِ بیت کو ہو مبارک دلی خوشی ہیں صورتِ قرار محمد ظفر حسین
ہونگی دنوں کی کھیتیاں سیراب ان سے اب ہیں ابرِ فیض بار محمد ظفر حسین
برنا و پیر و زاہد و عابد ہیں سب مطیع ہیں شاہِ طرحدار محمد ظفر حسین
عمر دراز ان کے لئے حق سے مانگئے ہیں اپنے تاجدار محمد ظفر حسین
باصحت و سلامتی یارب رہیں مدام! خوشیوں سے ہم کنار محمد ظفر حسین
آئی بہار باغِ علی پور میں کلیم ہیں جانِ نو بہار محمد ظفر حسین

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



بیزار سرحدی

# تحریکِ عمل

اٹھو جاگو محمدؐ مصطفےٰ کے نام لیوا ؤ !

ہر اک دیوار و در پہ پرچمِ اسلام لہراؤ

محمدؐ نے سنایا ہے تمہیں پیغام الفت کا
محمدؐ نے دکھایا راستہ امن و اخوت کا
محمدؐ نے دیا ہے درس تم کو آدمیت کا
خدا کے دین کی تبلیغ کا کچھ کام کر جاؤ
اٹھو جاگو محمدؐ مصطفےٰ کے نام لیوا ؤ !

تمہیں تنظیم کا، ایمان کا ایقان کا تحفہ
محمدؐ نے تمہیں لاکر دیا قرآن کا تحفہ
سنو، قرآن کا تحفہ ہے جلّ شان کا تحفہ
جہاں میں تم اسی قرآن کی تعلیم پھیلاؤ
اٹھو جاگو محمدؐ مصطفےٰ کے نام لیوا ؤ

وہی محبوبِ ربانی ہے فخرِ نوعِ انسانی !
اسی کے دم قدم سے مہر و مہ کی جلوہ افشانی
تمہارے دل میں بھی روشن اگر ہے نورِ ایمانی
مہ و خورشید بن کر عالمِ انساں کو چمکاؤ
اٹھو جاگو محمدؐ مصطفےٰ کے نام لیوا ؤ

خدا نے عرشِ اعظم پر شہِ والا کو بلوا کر
کہا۔ میں نے نبوت ختم کر دی تیری ہستی پر
تو ہی سرکارِ دو عالم ہے تو ہی شافعِ محشر
فرشتوں سے کہا، مل کر محمدؐ کی ثنا گاؤ
اٹھو جاگو محمدؐ مصطفےٰ کے نام لیوا ؤ

مسلماں جب خدا کا نام لے کر جاگ جائیگا
تو پھر وہ قوّتِ باطل کو کب خاطر میں لائے گا
طلوع ہو گی سحر تو خود اندھیرا ڈوب جائیگا
مقابل زورِ باطل لاکھ ہو لیکن نہ گھبراؤ
اٹھو جاگو محمدؐ مصطفےٰ کے نام لیوا ؤ

ہر اک دیوار و در پہ پرچمِ اسلام لہراؤ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# ھدیۂ تشکر

برائے

# جناب عزیز دام جی

## مینیجنگ ڈائریکٹر

# ایگریکائڈس لمیٹڈ

# کراچی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# مَضامِین

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



پروفیسر منشاد علی

# فردوس بر روئے زمین

درحقیقت یہ کوئی مضمون نہیں بلکہ سال گزشتہ (۱۰، ۱۱ مئی ۱۹۸۰ء) کی رپورٹ ہے لیکن اس کے اہم مندرجات اور کمال جامعیت کا تقاضا ہے کہ سال بھر کے بعد ہی سہی شائع ضرور کی جائے۔ لہٰذا نذرِ قارئین ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امسال مئی ۱۹۸۱ء) کے عرس شریف کی رپورٹ بصورت مجلہ زیر اہتمام ادارۂ یادگار امیر ملت کراچی شائع کی جائیگی براہِ کرم ڈاک کے ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرمائیں۔ (فرید قریشی)

دربارِ علی پور شریف میں حسب روایات انجمن خدام الصوفیہ پاک و ہند کا ستترواں سالانہ جلسہ بتواریخ ۱۰، ۱۱ مئی ۱۹۸۰ء نہایت شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا۔ نیز قطب عالم حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہٗ کے ۲۹ ویں حضرت صدر الافاضل سراج ملت رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۹ ویں، حضرت حافظ پیر سید خادم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ۲۸ ویں الحاج حافظ سید انور حسین شاہ صاحب کے ۸ ویں اور الحاج حافظ سید بشیر حسین شاہ کے تیسرے اور حضرت بوجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ۵ ویں عرس مبارک کی تقریبات بھی ساتھ ساتھ ادا ہوئیں

ان دو روزہ مقدس تقاریب میں مشائخ عظام اور علمائے کرام نے علوم ظاہری و باطنی سے حاضرین کو فیضیاب فرمایا۔ قاری صاحبان نے وجد آفریں انداز میں کلام مجید کی تلاوت سے سامعین کے دل منور کئے۔ ناموران مداحانِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور شعراء حضرات نے دادِ سخن دی۔ الغرض کیا محفل تھی، کیا سماں تھا، نہ زبان میں یارائے سخن نہ قلم میں قوت بیان۔

شہنشاہ ولایت حضور قبلہ سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے جود و کرم کا چرچا سارے عالم میں ہے عرب و عجم میں آپ کی بخششوں کی دھوم ہے "ابو العرب" کا لقب آپ ہی کو زیبا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ حضرت عالی مرتبت کی اولاد کرام اپنے اسلاف اخیار کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ وہی بخشش، وہی عطا وہی سخا الا کن کما کان ہے اور انشاء اللہ قیامت تک یونہی رہے گا! مصرعہ۔

ایں دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

حضرت عالی تبار سجادہ نشین جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب اپنی گوناگوں مصروفیات میں بھی خنداں و

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



نظر آتے تھے نہایت کشادہ پیشانی سے خدام زائرین کی مدارات فرماتے۔ حضرت معین الملت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب کی داد دہش بھی امتیازی شان کی تھی۔ حضرت صاحبزادگان پیر سید نذر حسین شاہ صاحب حضرت پیر سید منور حسین اشرف حسین شاہ صاحب حضرت پیر سید افضل حسین شاہ صاحب کمال تواضع اور سادگی کے ساتھ پوری جانفشانی سے مہمانوں کی خدمت میں مشغول رہے۔ سید القوم خادمہم کا یہ مفہوم خوب نظر آتا تھا کہ عالی مرتبت مخدوم زادگان اپنے غلام کی "خدمت" میں مصروف ہیں اللہ اکبر! سچ ہے کہ جو اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سربلند اور سرافراز فرماتا ہے

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مختلف علاقوں کے یارانِ طریقت کے مختلف فرائض قدیم سے چلے آرہے ہیں۔ جھنگ کے احباب کو خدمتِ سقائی نصیب ہے، وہ زائرین علی پور کے لئے پانی فراہم کرنے میں مصروف رہتے ہیں کھانا پکانے اور لنگر کی تیاری میاں خدا بخش صاحب کے حصہ میں آئی ہے وہ باوجود پیرانہ سالی کے اپنے معاونین کی جماعت کے ساتھ پوری تندہی سے اس خدمت میں لگے رہے۔ ہر یانہ رہتک حصار کرنال گوڑگانواں کے یار شامیانے لگاتے پنڈال سجاتے ہیں پشاور کے یارانِ طریقت لنگر کی تقسیم نہایت احسن طریقے سے کرتے ہیں۔ الغرض ہر شخص دیوانہ وار مصروف کار ہے اور اس منبع انوار سرکار میں دامن پھیلائے سعادت دارین کا خواستگار، ہر شخص بامراد کامگار۔

یہ روح پرور دینی اور مذہبی تقریبات عرس اور جلسہ اپنی جگہ مخزن خیرات و برکات تھیں اور لطف بالائے لطف یہ کہ حضرت پیر سید منور حسین شاہ صاحب دام مجدہٗ کی شادی خانہ آبادی، حضرت الحاج الحافظ پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے اسی موقعہ پر ترتیب پائی سبحان اللہ، نور علیٰ نور مجلس نکاح کیسی پر وقار اور کیسی جانفزا رحمتی مسجد نور کی نوری فضا اس میں دودمان عالی شان حضرت شہنشاہ ولایت کے شہزادگان کا نورانی اجتماع ہر طرف مسرت و شادمانی، مبارک سلامت کی صدائیں۔ حضرت جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب سجادہ نشین دربار گوہر بار نے خطبہ نکاح پڑھا۔ عقد نکاح کے بعد شعرائے نامدار نے نہایت والہانہ انداز میں جذبات عقیدت کا اظہار کیا۔ کثیر تعداد میں شاعر تہنیتی قصیدے لکھ کر لائے۔ جب کوئی سہرا پڑھتا تو پوری مجلس جھوم اٹھتی سخاوت اور فیاضی اس خاندانِ ذی شان کی ضرب المثل ہے انعام کی بارش ہوتی اور بلا مبالغہ ہر قصیدہ خواں زبانِ حال سے یہی پکارتا تھا ع جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

ممتاز حضرات علمائے کرام مشائخ عظام کے ارشادات کے اقتباسات اور بعض شعراء کا کلام رنگین ہدیۂ قارئین ہے

جناب خلیفہ محمد امین صاحب کنجاہی کے تمہیدی اشعار سبحان اللہ کیسے ایمان افروز ہیں ؎

سید و سرور محمد نور جاں مہتر و بہتر شفیع مجرماں
بہترین و مہترین انبیاء جز محمد نیست در ارض و سما

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ" کو موضوع بنا کر حضرت خلیفہ صاحب نے عبادات کی پابندی کی اور زندگی مطابق شرع مطہرہ بسر کرنے کی تاکید فرمائی۔

مولانا محمد شفیع صاحب خطیب کاموں کے فلسفہ عبادات پر تقریر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا "التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی خلق اللہ" ایک زریں اصول ہے۔ خوف خداوندی دل میں ہو تو اوامر کا ارتکاب اور نواہی سے اجتناب آسان ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اور تقویٰ ہی اصل الاصول ہے تمام عبادات بدنی و مالی کی روح تقویٰ اور پرہیزگاری ہی ہے۔

جناب مولانا محمد عالم نے سورہ توبہ کی آیہ مبارکہ " قل ان کان آباءکم " الآیۃ کی روشنی میں ثابت کیا کہ جب تک انسان اللہ اور اس کے رسول سے اپنے ماں باپ اولاد، بھائی عزیز و اقارب بیوی بچے اموال تجارت پسند کے مکانات غرضیکہ ہر شے سے زیادہ محبت نہ رکھے وہ مومن نہیں ہو سکتا جیسا کہ احد کے دن اس پاکباز بی بی نے عمل کر کے دکھایا باپ بھائی بیٹے کو بھول گئی یہی پوچھتی رہی بتاؤ " رسول اللہ کیسے ہیں؟ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایثار اور قربانی کو دیکھو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہو!

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے شیدا جناب کلیم حیدر آبادی سیرت امیر ملت بیان کر رہے تھے۔ سبحان اللہ وہ نوری تصویر آنکھوں میں پھر رہی تھی۔ حضرت قبلہ عالم کی شب بیداری، آپ کی بے مثال مہمان نوازی، آپ کا خشوع و خضوع کون کونسے وصف کا ذکر کریں۔ دائمی وضو کی تاکید فرماتے۔ حاجی شیخ کرم الٰہی صاحب لاہوری سے محبت کا ذکر فرمایا۔ فرمایا شیخ صاحب ٹھہرو جتنا دوکان میں کماتے ہو اتنا مجھ سے لو۔ مقصد کیا تھا جتنا زیادہ رہیں گے زیادہ فیضیاب ہوں گے۔

آدھی سے بھی آدھ بھلی اور آدھی سے بھی آدھ بھیکا سنگت سادھ کی کاٹے کوٹ اپادھ

حافظ عبدالحمید صاحب خطیب ظفروالی ذکر الٰہی پر بیان فرما رہے تھے فرمایا ؎

چشم بند و لب بہ بند و گوش بند گر نہ بینی ذات حق بر من بہ خند

توجہ شیخ کی برکت فرمائی :۔ ماسٹر کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر داغ دھبے ہو گئے کسی طرح آرام نہ ہو وجہ یہ ہے کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کسی بات پر ناراض ہو گئے۔ میں نے ماسٹر صاحب کی ایک لغت خدمت اقدس میں پیش کی جس میں لجاجت تھی فرمایا ماسٹر جی کہاں ہیں وہ حاضر ہوئے فرمایا " او میں نے تجھے کیا کہا " بس یہ فرمانا تھا جبھی ان کو آرام ہو گیا!

صدر مدرس مدرسہ عالیہ نقشبندیہ علی پور شریف مولانا غلام رسول صاحب نے آیت مبارکہ " ومن یطع اللہ ورسولہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا" تلاوت فرمائی۔ حضرت منعم علیہم کی چاروں جماعتوں کا ذکر شرح و بسط سے فرمایا۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تصنیف

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k


مدارج النبوت کے حوالے سے فرمایا خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم ارواح میں مفیض ارواح انبیا بنے۔ حضرات خلفائے راشدین کے مناقب بیان سے مستغنی ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مرکز صدیقیت "ما صب اللہ فی صدری" کا مصداق۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مرکز شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ مرکز ولایت اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ذات مبارکہ "ذوالنورین" اس لیے بھی کہ شہنشاہ کونین کی دو صاحبزادیاں نکاح میں اور اس لئے بھی کہ شہادت اور ولایت کے برزخ ہیں رضی اللہ عنہ روح المعانی میں ہے آپ شہادت اور ولایت کے جامع ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک لگے پہاڑ کا نام ہو گیا "جبل نور"۔ عثمان غنی ہوئے۔ "ذوالنورین" رضی اللہ عنہ۔ آپ نے فرمایا اہل بیت کی شان حضرت خواجہ معین الدین اجمیری سے پوچھو

شاہ است حسین بادشاہ است حسین — دیں است حسین دیں پناہ است حسین
سرداد، نداد دست در دست یزید — حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کو تم کیا جانو۔ گورداسپور میں ایک بوڑھے ہندو نے زیارت کی چہرۂ مبارک پر نظر پڑتے ہی پڑھنے لگا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کمال احسان فرمایا حضرت قبلہ جوہر ملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہم العالی نے جلسہ گاہ میں تشریف فرما ہوئے خطبۂ صدارت میں وہ علمی نکات اور وہ فلسفیانہ مباحث بیان فرمائے کہ حاضرین دنگ رہ گئے۔ تقریباً دو گھنٹے کے اس طویل خطبے میں مجمع پوری دلچسپی سے ارشادات سنتا رہا۔ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت مقدسہ کا مسئلہ ارشاد فرمایا۔

فرمایا کہ آپ کا نور ایسا کامل ہے جس کی شعاع میں سوزن گمشدہ مل جاتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں نور نظر کیوں نہیں آتا۔ فرمایا تم مٹی سے بنے ہو اپنی مٹی دکھاؤ۔ تم کہتے ہو حاضر و ناظر بھی ہیں تو اندھیرا کیوں رہتا ہے۔ فرمایا دیکھو یہاں دس ہزار آدمی ہیں اور دو دو فرشتے لازمی ہر ایک کے ساتھ بیس ہزار فرشتے نوری کیوں نظر نہیں آتے۔ اس لئے کہ نور دیکھنے کے لئے بھی نور چاہیئے۔ ان کے دل تو اندھے ہیں نور کیا نظر آئے۔ جنگل میں جن ہیں سارے جنگل میں آگ کیوں نہیں لگ جاتی۔ فرمایا درود و صلوٰۃ کب سے ہے جب سے اللہ تعالیٰ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدا اللہ ہی جانے خود فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا۔ کیا شان ہے کہ فرمایا جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

بیعت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رب تعالیٰ فرماتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں،

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ

کنکریاں پھینکیں رسول پاک نے صلی اللہ علیہ وسلم۔ ارشاد ہے اللہ نے پھینکیں۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

باقی صفحہ ۲۰ پر

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خلیفہ سوم

# حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

دورِ خلافت ۴ محرم الحرام ۲۴ھ تا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ

وہ جو فدائے حکمِ نبیؐ تھے سیدنا عثمانِ غنی تھے
نور کی دو موجوں کے سنگم صلی اللہ علیہ وسلم

مجلۂ ہذا کی گذشتہ دو اشاعتوں میں خلفائے راشدین اول و دوئم پر مختصر مضامین شائع کئے جا چکے ہیں اس اشاعت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذوالنورین و خلیفہ سوم کی شان میں ایک منقبت و خطبۂ اول کا ترجمہ اور تدوینِ کتاب اللہ کے سلسلہ میں ایک مضمون پیش کیا جا رہا ہے۔ (فرید قریشی)

## منقبت

از میر حسین بن عالم ابی الحسن الحسینی رح (صاحب نزہتہ الارواح و گلشنِ راز) خلیفہ حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی

رہے بر سپہر شرف کو کیے — کہ بودش ہمی با دو اختر قران
آسمانِ شرافت کے اس ستارے کا کیا کہنا — کہ جس سے دو نیک اختر و خوشخبران رسولؐ کا عقد ہوا

ہمہ فعل او ہمچو فعلش صواب — ہمہ جودِ او چوں حیا بیکراں
آپ کا ہر قول آپ کے عمل کے مانند درست — اور آپ کی سخاوت آپکی حیا کے مانند بے انتہا

نہ در کارِ دیں بود رایش سُبک — نہ از بارِ کس گشتہ طبعش گراں
دین کے کاموں میں آپ کی رائے کبھی سبک نہ رہی — دوسروں کی ذمہ داری آپ کی طبیعت پر کبھی گراں نہیں گذری

جہانِ صفا صوفیِ پاک رو — امینِ زمین و امانِ زمان
آپ صفائی قلب کے پاک رہرو تھے — آپ زمین کے امین اور زمانے کیلئے امان تھے

چو از صبغۃ اللہ شد او سرخ رو
جب آپ اللہ کے عطا کردہ رنگ شہادت سے سرخرو ہوئے

بمعنی سیہ گشت روئے جہان
تو بباطن دنیا کا چہرہ سیاہ ہو گیا۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com  https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# خطبۂ اوّل

سیف کی روایت ہے کہ جب اہل شوریٰ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو وہ بہت اداس ہو کر کھڑے ہوئے اور منبر رسول ؐ پر آکر یوں خطبہ دیا۔

پہلے انہوں نے اللہ کی حمد و ثنا کہی اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، بعد ازاں آپ نے فرمایا "تم قلعہ بند گھر میں اپنے آپ کو سمجھتے ہو۔ اس لئے کہ تم اپنی عمر کے بقیہ حصے میں بہت جلد نیک کام سرانجام دو۔ اور جو نیک کام تم کر سکتے ہو۔ اس سے دریغ نہ کرو۔ کیونکہ تمہیں صبح یا شام کوچ کرنا ہوگا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ دنیا فریب میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس لئے تمہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا نہ کر دے۔ تم گزری ہوئی باتوں سے عبرت حاصل کرو اور سرگرمی کے ساتھ (نیک) کام کرو اور غافل نہ رہو۔ کیونکہ وہ (خدا تعالیٰ) تم سے غافل نہیں ہے۔

وہ دنیا دار اور اس کے فرزند کہاں ہیں جنہوں نے دنیا میں عمارتیں تعمیر کیں اور عرصۂ دراز تک دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ کیا دنیا نے انہیں چھوڑا نہیں ہے؟

تم بھی دنیا کو وہیں پھینک دو جہاں اللہ نے اسے پھینکا ہوا ہے۔ (اس کے بجائے) آخرت کے طلبگار رہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی کیا ہی اچھی مثال دی ہے اور فرمایا ہے۔

"(اے پیغمبر) تم انہیں دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو کہ وہ پانی کی طرح ہے جسے ہم نے آسمان سے نازل کیا"

اس خطبہ کے بعد لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔

(تاریخ طبری الجزء الرابع صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ قاہرہ)

# تدوینِ کتاب اللہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لئے ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے ان ہی انبیاء کرام میں سے چند ایسے بھی گزرے ہیں جن پر اللہ کی کتابیں نازل ہوئیں۔ ایسے انبیاء یا ان کتابوں یا صحیفوں کا علم سوائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے۔ لیکن یہ بات غیر متنازعہ ہے کہ حضرت داؤدؑ پر زبور، حضرت موسیٰؑ پر توریت، حضرت عیسیٰؑ پر انجیل اور حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا۔

زبور، توریت، انجیل اگرچہ موجود ہیں۔ لیکن ان کی اصلی حالت باقی نہیں ہے۔ ان کے ماننے والوں نے ان میں بہت سی تبدیلیاں کر دی ہیں۔ قرآن مجید کے نزول کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے پچھلی تمام آسمانی کتب منسوخ ہو گئیں اس مقدس کتاب کو انسانوں کی ہدایت کا واحد اور آخری ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ اور یہی وہ آسمانی کتاب ہے جس میں آج تک

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



ایک لفظ کی تحریف نہیں ہوئی ہے۔ خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کی متعدد دینی خدمات ہیں جن میں اس صحیفۂ آسمانی کی تدوین و ترتیب ایک عظیم کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک تابندہ و روشن رہے گا۔

سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ السلام نے غارِ حرا میں مژدۂ نبوت سنایا اور اس طرح آپ پر کلام پاک کے نزول کا آغاز ہوا جس کا سلسلہ حضور اکرمؐ کے وصال تک قائم رہا۔ کلام مجید کی آیتیں حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی کی صورت میں سرور کائنات تک پہنچاتے رہے۔ جب آیات قرآنی نازل ہوتیں تو آپ صحابۂ کرام کو لکھوا دیا کرتے تھے۔

اس زمانہ میں کاغذ ایجاد نہیں ہوا تھا اس لئے یہ آیتیں چمڑے، ہڈی، لکڑی کے ٹکڑے، ٹھیکری، پتے یا کپڑے پر لکھی جاتی تھیں۔ اس کے علاوہ اکثر صحابۂ کرام ان کو حفظ کر لیا کرتے تھے جس کی وجہ سے کلام پاک ان کے سینوں میں محفوظ ہو گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابیوں کو آیات لکھواتے تو ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کرتے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں لکھ دیا جائے۔ اس تفصیل سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ کلام مجید کی تمام سورتیں اور ان کی آیات کے تحفظ کا انتظام کس طرح ابتدا ہی سے ہوتا جا رہا تھا اور یہ کیوں نہ ہوتا جب کہ اللہ تعالےٰ نے خود اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ ترجمہ: ہم نے خود اس ذکر کو نازل کیا اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

یمامہ کی جنگ میں بہت سے صحابۂ کرام نے جامِ شہادت نوش فرمایا جن میں بہت حافظِ قرآن تھے اس سانحہ پر حضرت عمرؓ نے یہ محسوس کیا کہ اگر اسی طرح لڑائیوں میں حفاظ اس دارِ فانی سے رخصت ہوتے رہے تو کلام پاک کے ایک بڑے حصے کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے اور مشورہ دیا کہ کلام مجید کو ایک جگہ جمع کرا دیا جائے۔!

وہ تھوڑی سی گفتگو کے بعد راضی ہو گئے اور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابتؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم یہ کام اپنے ذمے لے لو۔ حضرت زید متفق نہیں ہوئے اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتا ہوں۔ اس جواب پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا مگر میرے خیال میں اس میں امت کی بھلائی ہے۔ یہ سن کر حضرت زیدؓ راضی ہو گئے اور اس اہم ترین کام کا آغاز ہوا۔ کھالوں، ٹھیکریوں، لکڑی کے ٹکڑوں، ہڈیوں اور کپڑے کی دھجیوں کو جن پر آیاتِ قرآنی لکھی ہوئی تھیں اکٹھا کیا گیا اور ان کی آیتوں اور سورتوں کو یکجا کرنے کا کام شروع ہوا۔ ان صحابۂ کرام سے بھی مدد لی گئی جن کو آیاتِ قرآنی حفظ تھیں۔ حضرت حذیفہ بن ثابت تنہا وہ شخص تھے جن کو سورۂ توبہ کی دو آیات حفظ تھیں۔ چنانچہ یہ آیات ان ہی سے حاصل کر کے شامل کر لی گئیں۔ اس طرح کلام پاک کے نسخے کی تکمیل ہو گئی اور یہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس محفوظ رہا۔ جب آپ نے اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا تو حضرت عمرؓ اس کے امین بنے حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد وہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کی تحویل میں چلا گیا۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت تک اسلامی مملکت کی حدود نہایت وسیع ہو چکی تھیں عراق، کابل، ایران، شام، فلسطین، مصر اور طرابلس پر اسلامی پرچم لہرا رہا تھا۔ جلیل القدر صحابہ کرامؓ ان مفتوحہ علاقوں کے دور دراز مقامات تک پہنچ گئے تھے اور تبلیغ دین اسلام کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ ان حضرات میں اکثر حافظِ قرآن بھی تھے۔ چنانچہ لاکھوں افراد کے دل تعلیمات اسلامی اور آیاتِ قرآنی سے منور ہو گئے۔ لیکن اب تک کلام پاک کا صرف ایک مستند نسخہ تھا جو مدینہ منورہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ تھا لہذا دور دراز مقامات پر صرف حفاظ اور قرأ ہی وہ وسیلہ تھے جن سے آیات قرآنی کے لئے رجوع کیا جا سکتا تھا ان حالات کی وجہ سے قرأت میں اختلاف کا امکان ہر وقت موجود تھا۔ چنانچہ ۳۰ھ میں اس قسم کا ایک قضیہ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں پیش ہوا۔ اہل عراق مدعی تھے کہ ہماری قرأت زیادہ صحیح ہے کیونکہ ہم نے یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری سے پڑھی ہے۔ اس کے برعکس شام کے لوگ مصر تھے کہ ہماری قرأت کو صحیح تسلیم کیا جائے کیونکہ ہم نے یہ حضرت مقداد بن الاسود سے سیکھی ہے۔ یہ ایک ایسا نازک مسئلہ تھا جس پر خلیفۃ المسلمین حضرت عثمانؓ کی فوری توجہ کی ضرورت تھی، چنانچہ آپ نے جلیل القدر صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ بالآخر یہ طے پایا کہ حضرت ابو بکرؓ کے دورِ خلافت میں کلام پاک کا جو نسخہ مرتب کیا گیا تھا اور جو اب ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ ہے وہی مستند ہے لہذا اسی کے مطابق فیصلہ دیا گیا۔ علاوہ ازیں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس نسخہ کو منگوایا جائے۔ اس کی کئی نقلیں کرائی جائیں اور مملکت کے اہم مقامات کو بھیج دی جائیں اور ان کے علاوہ جو بھی نسخہ جہاں بھی موجود ہو ان سب کو جمع کر کے ضائع کر دیا جائے۔

حضرت عثمانؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن زبیرؓ، سعد بن العاصؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام کو بلا کر مصحف قرآنی کی نقل کا کام ان کے سپرد فرمایا اور ہدایت بھی کی کہ:

اِنْ اخْتَلَفْتُمْ فِیْ کَلِمَةٍ فَاکْتُبُوْهَا بِلِسَانِ الْقُرَیْشِ فَاِنَّمَا نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِهِمْ

ترجمہ:۔ اگر کسی کلمہ میں تمہیں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو کیونکہ قرآن ان ہی کی زبان میں اترا تھا۔

چنانچہ ملت اسلامیہ کا یہ اہم ترین کام شروع کیا گیا۔ حضرت عثمان کے اس حکم کے بموجب سات نسخے لکھے گئے۔ ان میں سے چھ مملکت اسلامی کے ان اہم مقامات کو بھیجدیئے گئے۔ مکہ، شام، یمن، بحرین بصرہ اور کوفہ یا تواں نسخہ مدینہ میں محفوظ رکھا گیا۔ کلام پاک کو تیس پاروں میں تقسیم کا کام حجاج کے زمانہ میں ہوا۔ لیکن اس تقسیم سے آیات کی ترتیب میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔

حضرت عثمانؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سے زیادہ اہم اور روشن کارنامہ کلام مجید کو اختلاف اور تحریف سے محفوظ کرنا اور اس کی اشاعت ہے اور یہی وہ کارنامہ ہے جس کی بناء پر آپ کو جامع قرآن کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



ماخوذ از "سیرت امیرِ ملت" رح

# اعلیٰحضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ

ہر سال ایک مضمون بعنوان "اعلیحضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ" "سیرتِ امیرِ ملت رح" کے اقتباسات پر مشتمل رونق صفحاتِ مجلہ یادگار ہوتا ہے۔ انشاء اللہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ دراصل یہ ایک مسلسل مضمون ہے اور اس کے نمبر سلسلہ صفحات کے نیچے دیے گئے ہیں۔ (فرید قریشی)

## اتباعِ شریعت و سنّت

حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ علوم نقلی و شرعی کے جید عالم فقیہ اور محدث تھے۔ چنانچہ آپ کامل طور پر احکامِ شرعیہ کے پابند رہے اور مریدین و معتقدین کو راہِ شریعت دکھاتے رہے اور مسائل شرعیہ پر کاربند رہنے کی تبلیغ فرماتے رہے۔ آپ شاہبازِ اوجِ طریقت تھے، تمام عمر یارانِ طریقت کا تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کرتے رہے اور کتنوں کو اعلےٰ روحانی مدارج پر پہنچا دیا۔ آپ کو از حد التزام تھا کہ ہر امر میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتکریم کی پیروی فرماتے اور دوسروں کو بھی سنت نبوی پر قائم رہنے کی تاکید کرتے تھے۔

## پابندی شرع پر تاکید

حضور والا سجدۂ تعظیمی کو تو حرام جانتے ہی تھے۔ کسی کو قدم بوسی کی بھی اجازت نہ دیتے تھے اور سختی سے منع فرماتے اگر کوئی شخص مصافحہ کی بجائے پاؤں کی طرف جھکنے لگتا تو تنبیہہ کرتے کہ "سنت ترک کر کے حرام فعل کا ارتکاب کرتا ہے اور مجھے بھی گنہگار کرنا چاہتا ہے"۔ ہندو اور سکھ زمین پر ماتھا ٹیک کر اپنے قاعدے کے مطابق بندگی بجا لانا چاہتے تو ان کو بھی منع کر دیتے، کہ "ہمارے مذہب میں ایسا کرنا منع ہے"۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر فرائض کی ادائیگی کی سخت سے سخت تاکید فرماتے۔ اور جزئیات و فروعات میں بھی پابندی شریعت کا تاکیدی حکم دیتے اور معمولاتِ زندگی میں ہر قسم کی ممنوعات شرعیہ سے باز رہنے پر سخت تاکید فرماتے تھے۔ ساز، طبلہ، مزامیر سننا ناجائز سمجھتے تھے۔ خود بھی کبھی سماعت نہ فرمایا اور دوسروں کو تاکیداً منع کیا۔ تمباکو نوشی سے سختی سے روکتے، حقہ، سگرٹ، بیڑی، سگار وغیرہ نہ پینے کی سخت تاکید فرماتے تھے۔ تمباکو نوشی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k


کرنے والے اور بے نمازی افراد کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھانے یا ان کا جھوٹا کھانے سے بھی منع کرتے تھے غرض جزئیات تک میں آپ حرام تو حرام مکروہات تک سے بچنے اور پرہیز کرنے کی سخت تاکید فرماتے تھے۔

## عورتوں کو احکام شریعت کا پابند بنانا

عورتیں جاہل اور اکھڑ ہوتی ہیں، مگر حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فیض اور توجہ سے سینکڑوں ہزاروں عورتیں بے حد نیک اور پارسا ہو گئیں۔ آپ عورتوں کو نماز روزے کے مسائل بتاتے اور پابندی کی سخت تاکید فرماتے۔ عورتوں کے مخصوص مسائل سے ان کو واقف کرتے۔ پاکی پلیدی، غسل وضو، فرائض خانگی اور حقوق خاوندان کے احکام تفصیل سے ان کو بتاتے اور ان پر کاربند رہنے کی سخت تاکید فرماتے۔ پردے کا حکم تاکیدی طور پر دیتے اگر کوئی عورت حکم شرعی کے مطابق لباس پہنے ہوئے نہ ہوتی تو اسے آپ کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

کشمیری عورتیں عام طور پر ایک لمبا کرتا پہنتی ہیں، اسی طرح دکن میں عورتیں صرف ساڑھی باندھتی ہیں۔ دونوں جگہ نیچے شلوار یا پاجامہ پہننے کا رواج نہیں ہے حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ تاکید فرماتے کہ "نیچے شلوار ضرور پہنا کرو۔ عورت کو تو کفن میں بھی شلوار کا حکم ہے"۔ جو عورتیں صرف تہہ بند باندھتیں ان کو بھی شلوار پہننے کا حکم دیتے اور فرماتے کہ "یہ پردہ دار لباس ہے"۔

بعض عورتیں نصف آستین کی قمیص پہنے ہوئے آتیں تو تنبیہ فرماتے تھے۔ نواب ظہیر یار جنگ بہادر کی بیوی سے فرمایا "تم کو ایک بالشت بھر کپڑا اور دستیاب نہ ہوا جو آستین پوری کرلیتیں عورتوں کے لئے بازو ننگا رکھنا حرام ہے۔ نیم آستین سے نماز نہیں ہوتی"۔ چنانچہ انہوں نے توبہ کی کہ آئندہ ایسی قمیص نہیں پہنوں گی۔ سر ننگا رکھنے سے، ایسا باریک دوپٹہ اوڑھنے سے جس میں بال نمایاں ہوں اور باریک کپڑا پہننے سے بھی عورتوں کو منع فرماتے تھے۔

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے احکام و فرامین پر [illegible] وکاربند ہو کر بعض عورتیں تو اپنے شوہروں سے زیادہ متقی اور صالح بن جاتی تھیں اور پھر اپنے خاوندوں کی کوتاہیوں کی شکایت حضور سے کرتی تھیں۔ بلوانہ ضلع جھنگ کی ایک مائی نے عرض کیا "میرے سر کا کپڑا پلید ہے"۔ آپ نے فرمایا "دھو لے"۔ اس نے عرض کیا "میرے دھونے سے پاک نہیں ہو سکتا"۔ آپ نے حاضرین سے دریافت کیا "مائی جانگلیانی کیا کہتی ہے"۔ سب نے عرض کیا "ہم نہیں جانتے"۔ آپ نے مائی سے فرمایا "محبت کے صابن سے دھو تو انشاء اللہ پاک ہو جائے گا"۔ وہ منت سماجت کر کے اپنے خاوند کو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس پر ایسی توجہ کی کہ وہ نماز روزے کا پابند بن گیا چوری اور بدکاری سے توبہ کرلی۔ متقی اور دیندار بن گیا۔ قرآن مجید پڑھ کر مستقل پابند شریعت ہو گیا۔ آپ دوبارہ اس گاؤں میں تشریف لے گئے اور وہ مائی حاضر خدمت ہوئی تو آپ نے فرمایا "الحمد للہ! اب مائی کے سر کا کپڑا پاک ہو گیا ہے"۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

چند سال ہوئے میں نے اسی گاؤں بلوانہ میں نور محمد صاحب کی والدہ سے دریافت کیا "مائی جی نماز پڑھتی ہو؟" یہ مائی بہت ضعیف اور نابینا تھیں۔ ان کے پوتے پڑپوتے، نواسے پڑنواسے پورا خاندان تھا۔ مائی نے جواب دیا الحمد للہ! پابندی سے پڑھتی ہوں۔ میری تہجد بھی کبھی قضا نہیں ہوئی۔ میرے پیر کا حکم ہے "جان جائے پر نماز نہ جائے۔" پھر مائی نے کہا "میرے پیر کی برکت سے مجھے ہر طرح کا آرام ہے۔ پیر کی توجہ سے میرے لڑکے لڑکیاں پوتے پوتیاں سب میری خدمت میں حاضر رہتے ہیں۔" یہ مائی ہر وقت درود شریف پڑھنے میں مشغول رہتی تھی۔ اس گاؤں میں اور بہت عورتیں نماز، روزہ تہجد، تلاوت، درود کی پابند تھیں۔

مثال کے طور پر میں نے ایک گاؤں کا نام لیا۔ ورنہ حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا فیض تو اس برصغیر میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ سیالکوٹ، موضع بھوپ سیداں، موضع مہیس ضلع لائل پور وغیرہ میں لاتعداد بیبیاں اسی طرح اتباع شریعت و سنت میں سرگرم عمل رہتی تھیں۔ اکثر گھروں میں سحری کے وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دن نکل آیا ہے۔ محلہ محلہ میں گہما گہمی نظر آتی ہے۔ روہتک، دہلی، آگرہ، پشاور، کوہاٹ، کوئٹہ، کراچی، حیدرآباد دکن بنگلور، میسور، نیل گرھی، کرک، مدارس، کشمیر وغیرہ ہر جگہ حضور کا فیض عام تھا۔ مردوں اور عورتوں کو ہزاروں کی تعداد میں آپ نے احکام شرعیہ کا پابند اور سنت نبویہ کا متبع بنا دیا۔ آج تک وہ لوگ اور ان کے گھر حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے پکے مسلمان اور اچھے دیندار بنے ہوئے ہیں۔

حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ داخل سلسلہ فرماتے تو دیگر احکام اور پابندی شریعت کے اقرار کے ساتھ یہ حکم بھی دیتے کہ بے نمازی کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا کھانے سے پرہیز کرو۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ اپنی بیبیوں اور گھر کی عورتوں کو صوم و صلوٰۃ کی تاکید کرتے۔ چنانچہ کتنی ہی عورتیں اس طرح راہ راست پر آگئیں اور نماز روزے کی پابند بن گئیں۔ گھر کی عورتوں کا پابند شرع ہونا دوسرے افراد خانہ پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ اس لئے ان کے اچھے کردار سے دوسروں کی اصلاح ہوتی اور خاندان کے خاندان اسلامی زندگی کا اچھا نمونہ بن جاتے تھے۔

## یاروں کو پابند شریعت و سنت بنانا

حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ یاران طریقت کو پابند شریعت و سنت بنانے میں خصوصی توجہ صرف فرماتے تھے۔ اور یہ فیضان و توجہ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی بدستور جاری رہا۔ خطاکاروں اور گنہگاروں پر حضور اور زیادہ شفقت فرماتے تھے۔ اور حضور قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے ان کا دین اور دنیا سدھر جاتی تھی۔ مثال کے طور پر بعض واقعات لکھے جاتے ہیں۔

بنگلور میں سیٹھ یونس صاحب نے اور میں نے فجر کی نماز حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ جماعت سے ادا کی، سیٹھ صاحب نے نماز کے بعد میرے کان میں کچھ کہا۔ آپ نے آواز سنی تو دریافت فرمایا "اختر کون ہے" میں نے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



عرض کیا سیٹھ یونس۔ فرمایا "الحمد للہ! رب تعالیٰ نے میری مدت کی آرزو پوری کی اور دعائیں قبول فرمائیں کہ سیٹھ صاحب، نماز جماعت سے پڑھا کریں" سیٹھ صاحب نے دوڑ کر حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں پکڑ لئے اور رو رو کر عرض کرنے لگے "حضور! میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ ہمیشہ جماعت سے نماز پڑھا کروں گا"۔ ارشاد فرمایا "اسی لئے تو کہتا ہوں کہ آج رب تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا ہے"۔ معلوم ہوا کہ حضور طویل عرصہ تک بھی اصلاحِ احوال کے لئے توجہ اور دعا میں مصروف رہتے تھے تاکہ یارانِ طریقت کی عاقبت سدھر جائے۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی منشی احمد دین صاحب کو ایک پیر صاحب کی خدمت میں کسی کام سے بھیجا۔ منشی صاحب کو وہاں جاکر معلوم ہوا کہ وہ پیر صاحب داڑھی منڈے کو مرید نہیں کرتے۔ واپس آئے تو انہوں نے حضرت سے یہ بات عرض کی۔ ارشاد فرمایا۔ "یہ کیا کمال ہے! اگر گھر ہی سے داڑھی رکھ کر آیا تو پیر کو کیا ملا نہ رکھنے والے کو داڑھی رکھائے گا تو پیر کو ثواب ملے گا۔ اتباعِ شریعت نہ کرنے والے کو شریعت کے راستے پر لگائے گا تبھی تو اجر کا مستحق بنے گا"۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کا اسی پر عمل تھا۔ اور آپ نے ہزاروں لاکھوں کو اتباعِ شریعت و سنت کی صراطِ مستقیم پر گامزن بنا دیا تھا۔

## خواب میں تنبیہ فرمانا

محمد یعقوب صاحب جنڈو والے کو حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں آکر حکم دیا کہ "محمد اسلم کو منع کرو یہ عادت درست نہیں بری ہے"۔ انہوں نے محمد اسلم صاحب سکنہ ڈسکہ کو حکم پہنچایا۔ تو انہوں نے کہا "میں بہت زیادہ تھکن کی وجہ سے تین دن سے عشا کی نماز چارپائی پر پڑھ رہا ہوں۔ آئندہ کے لئے توبہ کرتا ہوں۔ اللہ معاف فرمائے"۔

(باقی آئندہ)


# رپورٹ عرس شریف حضرت امیرِ ملتؒ

امسال ادارہ ہٰذا کی جانب سے عرس شریف کی رپورٹ شائع کی جائے گی۔ یارانِ طریقت سے گذارش ہے کہ اپنے پتے بھیج کر رپورٹ طلب فرمائیں۔

فرید قریشی
معتمد اعزازی ادارہ "یادگار امیر ملتؒ"
پوسٹ بکس ۱۹۵، کراچی ۳


http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

پروفیسر منشاد علی

# روشنی کا مینار

## احوال و اقوال حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قبلۂ عالم امیر ملت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہٗ العزیز ان اولیائے عظام میں سے ہیں جن کے احسانات پوری ملت اسلامیہ پر ہیں۔ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری دنیا میں عموماً اور برصغیر پاک و ہند میں خصوصاً تقریباً ایک صدی تک عظیم دینی خدمات سرانجام دی ہیں آپ نے اشاعتِ اسلام اور اصلاح معاشرہ میں بے مثال کردار ادا کیا۔ کوئی مذہبی اور قومی تحریک ایسی نہیں جس میں آپ نے نمایاں طور پر حصہ نہ لیا ہو۔ آپ نے تمام مذاہب باطلہ کا نہایت کامیابی سے مقابلہ کیا۔ اور اپنے معبودِ حقیقی اور اس کے حبیب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے سامنے کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کی بھی پرواہ نہ کی اور جابر اور جائر سلاطین کے سامنے ہمیشہ کلمۂ حق ادا کیا۔ قیام پاکستان کے لئے آپ کی مساعی جمیلہ تاریخ میں قیامت تک آبِ زر سے لکھی جائیں گی ؎

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے قوتِ فرماں روا کے سامنے بیباک ہے

حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالاتِ مبارکہ پر کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں "سیرت امیر ملت" میں خاص طور سے آپ کے سوانح حیات اور آپ کے زریں کارنامے بہت شرح و بسط سے درج ہیں۔ لیکن حضرت والا کی حیاتِ مقدسہ کے تمام پہلو بیان کرنا اور آپ کے احوال و اقوال کا پوری طرح احاطہ کرنا کس کے بس کی بات ہے۔

"ملفوظاتِ امیر ملت" کے عنوان سے بھی ایک مجموعہ متداول ہے۔ اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ "انوار الصوفیہ" کے شروع کے بکثرت شمارے آپ کے ملفوظات اور آپ کے واقعات سے جگمگا رہے ہیں۔ اگر ہم انوار الصوفیہ کی پرانی فائلوں کی غواصی کریں تو نہایت بیش بہا جواہرات ان میں چمکتے نظر آئیں گے۔

جناب فرید قریشی دامت برکاتہم کو مولیٰ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ حضرت قبلۂ عالم سرکار علی پوری کی یاد میں اس مجلہ کی اشاعت کے لئے کوشش فرماتے ہیں۔ یہ نہایت ہی مستحسن اقدام ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اس کارِ خیر میں ان کے ساتھ تعاون کرے۔

اب محترم و مکرم جناب فرید قریشی کے ارشادات کی تعمیل میں انوار الصوفیہ کے مختلف شماروں سے تبرکاً بعض ایسے

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

ارشادات عالیہ ہدیۂ قارئین ہیں جو غالباً نہ تو "سیرت امیر ملت" میں چھپ سکے نہ ہی "ملفوظاتِ امیر ملت" میں اور عمر رسیدہ یارانِ طریقت کی کثیر تعداد اب بھی موجود ہے جنہوں نے بارہا یہ ارشادات خود حضرت قبلۂ عالم قدس سرہٗ کی زبان مبارک سے سنے مصرعہ "بشنو از نے چو حکایت می کند"

انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۳۰، ۳۱ مئی ۱۹۳۱ء میں مختلف نشستوں میں جو وعظ فرمائے ان میں سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:۔ (انوار الصوفیہ ماہ جولائی ۱۹۳۱ء)

● اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا یعنی جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے ہیں مخلوقات کے دلوں میں ان کی محبت پیدا ہو جاتی ہے ان کی طرف مخلوقات خود بخود کھنچی چلی آتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنے بندوں میں سے قبول فرماتے ہیں فرشتوں کو حکم ہوتا ہے ہم نے فلاں بندے کو قبول کرلیا ہے ہم حکم دیتے ہیں کہ تم بھی اس کی محبت اختیار کرو اور زمین پر جاکر منادی کردو کہ ہم نے اس کو قبول کرلیا ہے۔ گویا یہ حدیث اس آیت شریفہ کی تفسیر ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا شعر پڑھا ؎

اُٹھ فریدا ستیا لوکاں ویکھن جا — مت کوئی بخشیا مل جائے تو بھی بخشیا جا

ان مقبولانِ خدا کی زیارت بھی ایسی عبادت ہے جو مقبول ہوتی ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

● میں لیسرور جارہا تھا وہاں میاں محمد الدین صاحب گجرات کے تھے۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کس کے مرید ہیں انہوں نے کہا جب سے ہوش سنبھالا ہے کبھی نماز قضا نہیں کی نہ روزانہ قرآن شریف اور درود شریف قضا ہوئی۔ پیری مریدی کو میں نہیں جانتا۔

میں نے کہا قرآن شریف پڑھتے ہو۔ کہا ہاں میں نے کہا خداوند عالم جل شانہٗ فرماتے ہیں ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ خداوند تعالیٰ نے تین کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کئے۔ ایک آیات کا پڑھنا دوسرا کتاب وحکمت کا سکھانا تیسرا تزکیہ یعنی ہمارے دلوں کو پاک کرنا۔ اب پہلے دو کام تو علمائے ظاہر کے سپرد ہوئے اور تیسرا کام تزکیۂ نفس پیرانِ عظام کے سپرد ہوا۔

انجمن خدام الصوفیہ کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر ۱۵ مئی ۱۹۳۲ء کو آخری نشست میں خطاب فرمایا۔ اس میں سے چند جواہر ریزے پیش خدمت ہیں:۔ ● من یطع الرسول اطاع اللہ جو شخص رسول اللہ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے پس تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی پہلے ان کے قدموں میں گرو پھر خدا کے بندے بنو گے۔ تم جانتے ہو کہ کوٹھے پر سیڑھی سے چڑھتے ہیں سیڑھی کے بغیر چڑھ نہیں سکتے تو جب سیڑھی کے بغیر کوٹھے پر نہیں چڑھ سکتے تو بغیر وسیلہ کے خداوند عالم تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔

- بدعقیدہ لوگوں سے بچو۔ اگر ایمان چاہتے ہو تو خدائے تعالیٰ کی محبت کے پروانوں کے پاس بیٹھو۔

باسوختگاں بنشیں تا سوختن آموزی

- ایک جولاہے نے دوسرے سے راچھ مانگا تھا اور کام میں سستی کی اتنے میں اس نے کہا میں تو وقت مقررہ پر اپنا راچھ واپس لے لوں گا۔ اس نے جلدی جلدی رات دن ایک کر کے اپنا کام پورا کر لیا اور وقت پر راچھ دے دیا۔ فرمایا یہ جسم راچھ ہے اس سے جلدی جو کام لے لیں وہ ہمارا ہے۔ جسم ہمارا نہیں۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے "راچھ بیگانہ تے سوتر اپنا ورت لئیں دن چار"۔ بس یہی کافی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو اور جسم سے کام لو۔
- لاہور کے مولوی شرف الدین صاحب اور میں اکٹھے بیٹھے تھے مولوی صاحب تسبیح پر کچھ پڑھ رہے تھے۔ ایک شخص نے کہا مولوی صاحب آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ حساب کرتے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا نہیں میں اپنے نفس کے ساتھ حساب کرتا ہوں کیونکہ اس کو پالتا ہوں اس لئے اس سے حساب لیتا ہوں۔

تم بھی نفس کے ساتھ حساب ڈالو اور اس سے پورا لو۔ فرمایا جسم اللہ تعالیٰ نے پالنے کو نہیں دیا اس سے کام لو۔ دوبارہ دنیا میں نہیں آنا۔

- جب دین اور دنیا کے دو کام سامنے آجاویں تو پہلے دین کا کام کرو۔ ایک اعرابی کا اونٹ کھویا گیا اس کی تلاش کو جانا تھا اسی دن اس کے کھیت میں کنوئیں کی باری تھی اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ نماز جمعہ بھی پڑھنی تھی اس نے سوچا جمعہ کی نماز ادا کر لوں پھر دیکھا جائے گا۔ جب نماز پڑھ کر گھر آیا تو دیکھا اونٹ گھر میں بندھا ہوا ہے۔ کھیتی بھی پانی سے بھری ہوئی تھی۔ اونٹ دو آدمی گھر چھوڑ گئے۔ کھیت میں پڑوسی نے پانی دے دیا۔
- ایک اور بات یاد رکھو کہ دنیا کی بیشک ہر چیز نئی پسند کرو مگر دین وہی پرانا رکھو۔ آج جس قدر دنیا میں پنتھ نکلے ہیں ان سے بچو ورنہ ایمان لے جانا محال ہے۔
- کسی غیر کی مجلس یا جلسہ میں مت جاؤ۔ جو بے ادبوں کے پاس بیٹھے گا بے ادب ہو جائے گا۔
- قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے بے نمازی کو مشرک کہا ہے (اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین)

قیامت کے دن سب سے پہلے ایمان کا سوال ہو گا پھر نماز کا۔ فرمایا نماز پڑھنے سے بندے کا اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے اس کے بعد حضور والا نے سب حاضرین کو نماز کی تاکید فرمائی اور ہر ایک سے وعدہ لیا سب کے ہاتھ اٹھوائے اور دعا فرمائی۔ (انوار الصوفیہ ماہ جون ۱۹۳۲ء)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



کے اعلان کے بعد صوبہ سرحد میں ریفرنڈم کو کامیاب بنانے کے لئے ان دوروں میں حضرت قبلہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ رہے۔ اور امیر الملت کے حکم کے مطابق قیام پاکستان کے حق میں تقریریں فرماتے رہے۔ آپ خود فرماتے تھے کہ قائد اعظم محمد علی جناح رح نے الیکشن کے لئے مستحق اور موزوں حضرات کو ٹکٹ دیئے تھے۔ حضرت امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خصوصی حکم فرماتے ہوئے تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بھیجا، کیونکہ وہاں سخت مقابلہ تھا۔ ملک خضر حیات خمال ٹوانہ کی اپنی تحصیل تھی وہ یونینسٹ اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اور میں نے وہاں فضل حق پراچہ کے لئے کام کرنا تھا۔ میں وہاں چلا گیا۔ ملک خضر حیات نے بھلوال میں جلسہ کیا۔ ہم نے ملک خضر حیات کے جلسہ کو ابتدائی طور پر ہی ناکام بنا دیا تھا۔ جب ملک خضر حیات نے دیکھا کہ جلسہ تو ناکام ہو رہا ہے تو ملک صاحب اپنی گاڑی میں بیٹھ کر خاموشی سے بھلوال سے چلے گئے۔ چنانچہ دوسرے حلقوں کی طرح یہاں بھی فضل حق پراچہ (مسلم لیگ کے امیدوار) ہزارہا ووٹوں سے کامیاب رہے۔ فضل حق پراچہ کہتے تھے کہ پیر صاحب یہ بڑی کامیابی آپ کی وجہ سے ہمیں ہوئی ہے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مرکز اور صوبوں میں مسلم لیگ کو جیسی نمایاں کامیابی حاصل ہوئی اس کی مثال کم ملتی ہے۔ سیٹھ محمد علی صاحب جو کہ حضرت امیر الملت کے مریدوں میں سے تھے۔ بمبئی میں قائد اعظم رح نے ان کو مبارکباد دی اور کہا یہ سب تمہارے پیر کی کوشش اور دعا کا نتیجہ ہے

حضرت قبلہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینی، دنیوی دونوں طبقوں میں مقبول تھے۔ آپ جلیل القدر، فصیح البیان خطیب تھے۔ آپ نے عربی، فارسی کی مکمل تعلیم حاصل کی اور درس نظامیہ کے بعد دار العلوم نقشبندیہ میں ہی دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ آپ حضرت امیر الملت کے زمانہ سے ہی امور خانہ داری اور زمینداری کے مہتمم اعلیٰ رہے۔ آپ حلیم الطبع، متواضع، مہمان نواز، فیاض، بلند فکر، محقق، عالم باعمل، ولی کامل، عظیم خطیب بے مثل مناظر ہونے کے ساتھ حزم و احتیاط، معاملہ فہمی اور دور اندیشی کے صفات سے آراستہ تھے۔ اور لوگ دور دور سے اپنی مشکلات اور معاملات مشورہ اور رہنمائی حاصل کرنے آتے۔ اور آپ بڑی بردباری اور دانشمندی سے ان کو اپنے مشوروں سے سرفراز کرتے اور ان کی اعانت فرماتے۔ آپ ایک حقیقی مذہبی رہنما اور مرشد برحق۔ حق و صداقت کے مجسم، زہد و اتقا کے پیکر، حقیقت میں تمام اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔

● حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی اصل ایمان ہے۔ ● جو شریعت اسلامیہ سے ذرہ بھر بھی منحرف ہو وہ ولی نہیں ہو سکتا ● طریقت کے لحاظ سے طریقہ نقشبندیہ بہترین طریقہ ہے۔ طریقہ نقشبندیہ میں اتباع شریعت کو اولیت حاصل ہے ● جو پیر مرید سے نذرانہ کی توقع اور امید رکھے وہ پیر نہیں، بلکہ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ ● ترک شریعت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام الحاد اور زندیقیت ہے

آپ چند دن بیمار ہوئے۔ کافی حد تک علاج کیا گیا۔ لیکن برضائے الٰہی ۶ اکتوبر بروز سوموار پونے بارہ بجے صبح داعی حقیقی سے جا ملے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین صاحبزادیاں اور چھ صاحبزادے چھوڑے ہیں ۱۔ صاحبزادہ سید اشرف حسین شاہ صاحب۔ ۲۔ صاحبزادہ سید افضل حسین شاہ صاحب۔ ۳۔ صاحبزادہ سید خورشید حسین شاہ صاحب۔ ۴۔ صاحبزادہ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



سید منور حسین شاہ صاحب ۔ ۵ ۔ صاحبزادہ سید ذاکر حسین شاہ صاحب ۔ ۶ ۔ صاحبزادہ سید مظفر حسین شاہ صاحب

صاحبزادہ سید اشرف حسین شاہ صاحب ۔ دربار شریف کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔ اور مہمانوں کی خاطر مدارات خاص دلچسپی کے ساتھ انجام دیتے ہیں ۔ اور عالی جناب صاحبزادہ سید افضل حسین شاہ صاحب عالم دین ۔ بہت بڑے فاضل حافظ قرآن ۔ متقی ۔ پرہیز گار ۔ خوش اخلاق ، بلند کردار اور صفات حسنہ سے مزین ہیں اور دار العلوم نقشبندیہ کے ناظم اعلےٰ بھی ہیں ۔ آپ نے ہی حضرت قبلہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھائی ۔

اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت قبلہ حافظ حاجی پیر سید نذر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی ہیں جو کہ عابد زاہد اور مہمان نواز ہیں اور آپ کے برادر محترم حضرت قبلہ معین الملت زینت المشائخ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی حضرت امیر ملت کے نواسہ ہیں نہایت فیاض ۔ سخی اور متبع شریعت ہیں ۔ غرضیکہ حضرت قبلہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی کا ہر لمحہ اور زندگی کا ہر نفس دینی تعلیم اور اسلامی معاشرہ کے فروغ کیلئے وقف تھا ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مزار اقدس پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے آمین ۔

کلیم جماعتی

## آہ جوہرِ ملّتؒ

حضرت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رح کی ذات والا صفات گوناگوں خصوصیات کا خوبصورت مرقع تھی ۔ آپ بیک وقت حسباً و نسباً سید تھے ۔ اور ذاتِ اقدس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک شجرہ نسب طرفین سے بلا فصل جا ملتا ہے ۔ آپ حافظ قرآن تھے ۔ قاری تھے ۔ علم دین کے جلیل القدر عالم تھے فقہ حنفیہ کے عامل تھے ۔ مسلک اہل سنت والجماعت کے حامی تھے ۔ سرتاسر سنت نبوی کے متبع تھے ۔ علمائے اہل سنت کے پشت پناہ تھے اسلاف نامدار کی شاندار روایات کے علمبردار تھے ۔ علم و فضل کی دنیا میں اپنی مثال آپ تھے حلم و بردباری کے پیکر تھے صبر و رضا کے مظہر تھے ۔ قناعت پسندی و میانہ روی کے دلدادہ تھے ۔ خوش خلقی و اعلیٰ ظرفی کی صفات سے متصف تھے حج و زیارت روضۃ النبیؐ سے مشرف تھے ۔ تقریر دلپذیر کے ماہر تھے ۔ فصیح و بلیغ تحریر پر قادر تھے ۔ سیرت امیر الملت کے مصنف تھے ۔ صداقت و دیانت میں بے نظیر تھے ۔ دین حق کے بیباک مبلغ تھے ۔ تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن تھے مرد میدان عملی سیاست تھے ۔ پاکستان میں نظام مصطفےٰ کے زبردست حامی تھے ۔ دنیاوی و دینی معاملات میں بالغ نظر صائب الرائے تھے ۔ تصوف و طریقت کی دنیا میں مشعل راہ تھے ۔ محبت و مروت میں یگانہ تھے ۔ آپ کا سینہ بے کینہ معارف کا گنجینہ تھا ۔ دینی مسائل کے مفتی بے بدل تھے ۔ حضرت سراج الملت الحاج حافظ پیر سید محمد حسین شاہ صاحبؒ کے خلف اکبر تھے ۔ اور اعلیٰ حضرت امیر ملت غوث زماں قطب دوراں الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث یگانہؒ کے معتمد نبیرہ تھے ۔ دربار عالیہ علی پور سیداں شریف کے سجادہ نشین ثالث

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



تھے۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۳۲۹ھ میں بمقام علی پور شریف عمل میں آئی تھی۔ آپ بچپن سے نہایت ذہین و فطین تھے آپ کی ابتدائی تعلیم علی پور شریف میں ہوئی اور دینی کتب منقول و معقول کی تکمیل اکابر علمائے اہل سنت سے ہوئی۔ آپ کو عربی و فارسی زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ نے درس نظامی کے بعد دورۂ حدیث کی تکمیل کی۔ اوائل عمری سے آپ دربار شریف کے منگر اور اراضی کے مہتمم اعلےٰ تھے۔ آپ کی زندگی بے حد مصروف تھی۔ اس کے باوجود تبلیغی مشاغل اور مذہبی جلسوں میں شرکت فرماتے تھے۔ دقیق سے دقیق مسائل نہایت سادہ اور عام فہم زبان میں حل فرماتے تھے۔ سامعین نہایت شوق و انہماک سے آپ کے مدلل، عالمانہ اور پُرمغز مواعظِ حسنہ سے فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ نے اعلیحضرت امیر ملتؒ کی معیت میں ملک کے طول و عرض میں کئی تبلیغی سفر کئے۔ آپ حلیم الطبع، متواضع اور مہمان نواز تھے فطرتاً فیاض و سیر چشم تھے۔ حزم و احتیاط، معاملہ فہمی اور پیش قیاسی آپ کا شعار تھا۔ لوگ دور دراز سے اپنی مشکلات کا حل معلوم کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ اپنے زرّیں مشوروں سے سرفراز فرماتے تھے۔ آپ ایک صاحب کرامت بزرگ تھے۔ کم و بیش ایک ہفتہ علیل رہے۔ مگر ضبط و استقلال کا یہ عالم تھا کہ مشاغل روزمرہ میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور نہ آپ نے علالت کا اظہار فرمایا۔ وصال سے دو روز قبل اپنے طبیب خاص کے پاس اپنی مرضی سے تشریف لے گئے اور وہاں دو راتیں قیام فرمایا۔ دوسرے دن ۱۶ اکتوبر ۸۰ء کو بعد نماز فجر ادائے معمولات اپنے محاسب خاص کو طلب فرمایا۔ اور مکمل وصیت نامہ تحریر کروایا۔ ڈاکٹر کے مشورہ کی بناء پر آپ کے خدام حاضر خدمت اور عم زاد برادر حضرت سید نذر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی نے آپ کو لاہور لے جانے کے لئے کار میں سوار کرایا۔ کار لاہور کی جانب روانہ ہوئی۔ گوجرانوالہ پہنچ کر آپ نے نہر کا پانی نوش فرمایا۔ کار دوبارہ لاہور کی جانب روانہ ہوئی۔ موضع سادھوکے کے قریب پہنچ کر آپ نے خندہ پیشانی سے فرشتۂ اجل کا استقبال کیا اور جان جان آفریں کے سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد ۔۔۔ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اس المناک خبر سے ایک جہاں سوگوار ہوا۔ آپ کے جنازے میں ہجوم خلق اطراف و اکناف ملک سے امڈ آیا۔ علی پور شریف کے در و دیوار سے گریہ وزاری کی صدائیں فضائے بسیط میں گونج رہی تھیں۔ اس سانحۂ عظیم سے دینی حلقوں میں اور عقیدت مندوں میں ایک زبردست خلا پیدا ہو گیا

آپ کی رحلت موت العالِم موت العالَم کے مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج بلند فرمائے اور پسماندگان و وابستگان کو توفیق صبر ارزانی فرمائے۔

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# ادارۂ یادگارِ امیرِ ملّت کا جلسۂ تعزیت

فرید قریشی

اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت الحاج حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نوّر اللہ مرقدہٗ کے پوتے اور سجادہ نشین ثالث جوہرِ ملّت الحاج حافظ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موخرہ ۷ نومبر بروز جمعہ آپ کی یاد میں ایک جلسۂ تعزیت زیرِ اہتمام ادارۂ یادگارِ امیرِ ملّت کراچی میں منعقد کیا گیا۔ جناب الحاج حکیم مبارک احمد صاحب (لاہور) خلیفۂ مجاز حضرت امیرِ ملّتؒ نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اس جلسہ میں آپ کے ارادت مندوں اور صاحبانِ طریقت نے بڑے ذوق و شوق سے شرکت فرمائی اور علمائے کرام و اسکالروں نے تقاریر فرمائیں اور مقالات پیش کئے گئے۔

جناب حافظ نذیر احمد صاحب نے تلاوتِ قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز فرمایا اور پھر بحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہدیۂ نعت پیش کیا ان کے بعد جناب مولانا احتشام حسین صاحب (ریڈیو پاکستان) نے نعت شریف پیش کی۔ جناب راشد حسن صاحب قادری خلف جناب مولانا حامد حسن صاحب قادریؒ نے ممدوح کی خدمت میں ایک منقبت پیش کی۔ ڈاکٹر سرور اکبر آبادی پروفیسر اسلامیہ کالج کراچی نے اپنی مختصر تقریر میں جناب پیر سید اختر حسین شاہ صاحبؒ کے اخلاقِ حسنہ اور مناقب پر تبصرہ فرمایا۔ جناب چودھری غلام رسول نقشبندی نے اپنی تقریر میں آپ کے تبحرِ علمی پر تبصرہ فرماتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں نماز کی اہمیت پر تقریباً ۳ ½ گھنٹے مسلسل تقریر فرمائی۔ جناب حافظ محمد اقبال صاحب قصوری نے مفتی دارالافتاء نقشبندیہ مجددیہ علی پور سیداں جناب مولانا غلام رسول صاحب کا عالمانہ مقالہ[1] پیش کیا۔ اس کے بعد راقم الحروف نے جناب کلیم جماعتی کا مقالہ[2] پیش کیا اور کہا کہ جناب پیر اختر حسین شاہ صاحبؒ کی تقریر نہایت جامع ہوتی تھی اور سامعین بے حد متاثر ہوتے خود میرے غریب خانہ پر نماز کی اہمیت کے موضوع پر اس قدر جاں گداز تقریر فرمائی کہ لوگ چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ توبہ کی اور نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ آخر میں کلیم جماعتی صاحب کی یہ منقبت سنائی:-

---

[1]، [2] یہ مقالات رپورٹ ہذا کے بعد پیش کئے گئے ہیں۔ (فرید قریشی)

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

بسم اللہ العلی الغنی — تواریخ نوائے سانحہ انتقال — شاہِ جہاں پیر اختر حسین رح

۱۴۰۰ ھ — ۱۹۸۰ ء — ۱۹۸۰ ء

## سجادہ نشین و آلِ محدث علی پوری رح

۱۹۸۰ ء

داغ ہے دل پہ اس کی رحلت کا — تھا جو پیکر نبیؐ کی سنت کا
رہنما تھا وہ اہلِ سنت کا — پاسباں تھا وہ قوم و ملت کا
علم و فضل و کمال میں یکتا — تھا خلف وہ سراج ملتؒ رح کا
جس کے غم میں ہے سوگوار جہاں — تھا نبیرہ شہِ جماعت رح کا
تربیت سے امیرِ ملت رح کی — مردِ میداں تھا وہ سیاست کا
خیر مقدم کو آئے حور و ملک — کھل گیا در ریاضِ جنت کا
ہے نہایت ہی شرمسار کلیم — حق ادا ہو سکا نہ مدحت کا

## ۱۔ خلیفہ اکبر و سجادہ نشین اول حضرت امیرِ ملت رح

جناب مولانا حافظ قاری سید محمد فاروق صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ حضرت امیرِ ملت رح کی ذات علم و عمل کا نمونہ تھی اب ایسی ہستیاں معدوم ہیں اگر آپ کی خدمات جلیلہ گنائی جائیں تو سننے والے تھک جائیں گے۔ آپ نے بتایا کہ فتنۂ ارتداد کے زمانہ میں آپ نے اپنے ذاتی خرچ پر ۳۳ مدرسے مختلف مقامات پر قائم کئے تاکہ موجودہ نسل کو تبلیغ و ہدایت اور آئندہ نسل کو تعلیم دی جا سکے۔ یہ سلسلہ برسہا برس جاری رہا جس کا ہیڈ کوارٹر آگرہ تھا اسی طرح آل انڈیا سنی علماء کانفرنس میں خطبۂ صدارت اور تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں حضرت امیرِ ملت رح کے نمایاں کردار کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر آپ تحریکِ پاکستان کی حمایت نہ کرتے تو شاید پاکستان وجود میں نہ آتا اور ان دونوں مہمات پر پیر سید اختر حسین شاہ صاحبؒ اپنے جدِ امجد کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔

صدرِ جلسہ نے اپنی تقریر میں پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رح کے تبحر علمی اور ان کے مقامِ ولایت نیز اپنے مسائل کے حل کے لئے روز و شب آنے والے معتقدین کے ساتھ آپ کے حسن سلوک و اعانت و دستگیری پر روشنی ڈالی۔

آخر میں راقم الحروف نے ادارۂ ہٰذا کی جانب سے تمام مقررین و شرکاء جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مفتی غلام رسول

## آہ پیر اختر حسین صاحب علی پوری

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولایت کے نیر اعظم، ہدایت کے روشن مینار، علم و فضل کا سرچشمہ، ولی کامل، متبع شریعت، علم و عمل کا حسین امتزاج۔ خاندانِ رسالت کے چشم و چراغ

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

اور حسب و نسب کے لحاظ سے نجیب الطرفین سید تھے۔

آپ قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین حضرت امیر الملت حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۷۰ھ کے پوتے اور حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے صاحبزادے تھے۔

آپ کا سلسلہ نسب ائمہ اہل بیت اطہار سے چھٹے امام جعفر صادق المتوفی ۱۴۸ھ رضی اللہ عنہ سے اور اکتالیسویں پشت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ اور انتہائی سلسلہ نسب ایک سو اکیس پر حضرت آدم ؑ تک پہنچتا ہے۔ اولیاء مظہر صفاتِ انبیاء ہوتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی المتوفی ۱۲۳۹ھ کے قول کے مطابق ولایت عکس نبوت ہے۔ اور ولایت کی اصل ہی اتباع نبوت اور رسالت ہے۔ ولایت کی دو شرطیں ہیں ایک ایمان دوسرا تقویٰ۔ قرآن پاک میں ہے۔ اللہ کے ولی وہ ہیں جو کہ ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے

تقویٰ کا مفہوم شریعت میں ان چیزوں سے بچنے کا نام ہے۔ جو کہ آخرت کے لحاظ سے ضرر رساں ہو۔ چاہے ان کا تعلق عقائد و اخلاق سے ہو۔ یا افعال اور احوال سے ہو۔ گویا کہ متقی وہ انسان ہے۔ جو اپنے فکر و عمل میں بے پرواہ نہیں ہوتا۔ چونکہ ولایت عکس نبوت ہے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء (اور اولیا) نبیوں کے وارث ہیں اور وراثت سے مراد وراثتِ علمی ہے۔

انبیاء کا بنیادی مقصد تبلیغ ہوتا ہے۔ اسی مقصد میں علماء اور اولیاء کو وارث بنایا گیا ہے۔ پیر طریقت حضرت قبلہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تمام زندگی تبلیغ دین میں وقف کر دی تھی۔ آپ کی ہستی ایک ایسے درخشندہ اور ضیا بار آفتاب کی مانند تھی جس سے لوگ کسب نورِ معرفت کر رہے تھے، ارشاد و ہدایت کے یہ مسند نشین اور علم و عمل کے یہ سرچشمہ۔ صبح سے شام تک گم کردہ منزل افراد کو منزل آشنا فرماتے ضلالت اور گمراہی میں بھٹکنے والوں کے سامنے چراغ ہدایت روشن کرتے۔ طالبانِ حق اور دینِ مبین کے پرستار دور دراز مقامات سے اپنی پیاس بجھانے ان کے حضور آتے دین اور نورِ معرفت سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنی تشنہ کامی کا علاج کرتے۔ آپ متذبذب عقیدہ لوگوں کو ان کی حالتِ اضطراب سے نکالتے تھے۔ اور تشفی فرماتے اور غلط روی کی اصلاح فرماتے اور سیدھا راستہ دکھاتے۔ آپ ایک حقیقی مذہبی رہنما ہونے کے علاوہ سیاسی اقدار کے بھی حامل تھے۔ تحریک قیامِ پاکستان میں اپنے جد امجد حضرت امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری کے ساتھ مل کر آپ نے کام کیا۔ چنانچہ حضرت امیر ملت نے قیام پاکستان کے لئے تمام برصغیر کے دو دورے فرمائے تھے۔ پہلی دفعہ مسلم لیگ کو مقبول بناتے اور مسلمانوں کی واحد سیاسی جماعت کی حیثیت سے تسلیم کرانے کے لئے اور دوسری مرتبہ ۱۹۴۶ء کے مرکزی اور صوبائی انتخابات میں مسلم لیگی نمائندوں کی کامیابی کے لئے نیز قیام پاکستان

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

تحریک آزادی میں ہمارے بزرگانِ دین علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام نے بہت شاندار کردار ادا کیا۔ خاص طور سے حضرت قبلۂ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قائد اعظم محمد علی جناح نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ دو قومی نظریہ کی بھی ان مقدس حضرات نے بھرپور تائید کی۔ آپ اپنے مریدین کو تاکید فرمایا کرتے کہ ہندو کی دوکان سے کوئی چیز نہ خریدو کانگریس اور مسلم لیگ علی الترتیب کفر اور اسلام کی نمائندہ تھیں۔ (انوار الصوفیہ مئی ۱۹۳۸ء)

آپ نے فرمایا: مسلمانو! آج ایک جھنڈا اسلامی ہے۔ دوسرا کفر کا تم کس جھنڈے کے سائے میں رہو گے؟ سب نے متفقہ آواز سے کہا اسلام کے جھنڈے کے سایے میں۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھوا کر وعدہ لیا۔ سب نے وعدہ کیا کہ ہم ان کے ساتھ شامل ہوں گے اور جو ان کے ساتھ نہ ہوگا اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھیں گے انہیں اپنے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں گے۔

(۲۲۔ اپریل ۱۹۳۸ء بروز جمعہ وعظ مسجد میانہ پورہ سیالکوٹ)

اس سے قبل کوہاٹ میں فرمایا تھا کہ:۔

سب مسلمان آپس میں متفق ہو کر اسلام کے جھنڈے تلے آجاؤ۔ ہندو ہرگز مسلمان کا خیر خواہ نہیں ہو سکتا۔

---

# دعاءِ صحت

حضرت حبین الملت الحاج حافظ پیر سید حید رحسین شاہ صاحب مدظلکم العالی کی مسلسل علالت باعث تشویش ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیبِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

ایں دعا از ما و از جملہ جہاں آمین باد

فرید قریشی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k



# بقیہ : فردوس بر روئے زمین

نعت خواں حضرات بہت بڑی تعداد میں تھے۔ یہاں صرف جناب قادرالدین صاحب حیدرآبادی کا کچھ کلام عرض خدمت ہے۔ نہایت ذوق وشوق سے دور دراز سفر طے کر کے آپ حیدرآباد دکن سے آئے تھے اسی جذبہ اور خلوص کا صلہ کہیے کہ قادرالدین صاحب کا کلام بہت ہی سراہا گیا۔ عجیب کیف آور نشہ تھا۔

جناب قادرالدین حیدرآبادی نے مختلف نشستوں میں اپنے جواہر پارے لٹائے۔ آپ بھی لطف اٹھائیے :۔

کلام سعدی پر تضمین ملاحظہ ہو۔

یہ شرف، یہ اوج، یہ حق رسی — بلغ العلیٰ بکمالہٖ
یہ ضیا، یہ حسن، یہ روشنی — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
کوئی خوبی ان سے نہ بچ سکی! — حسنت جمیع خصالہٖ
ہے درود پڑھنے کی جا یہی — صلو علیہ وآلہٖ

ایک نعت شریف کے چند ابیات عرض ہیں :۔

سرتاج رسل مکی مدنی سرکارِ دو عالم صل علیٰ — نبیوں کے نبی، امی لقبی سرکار دو عالم صل علیٰ
تم سرورِ عالم ختم رسل، تم جگ داتا تم سید کل — ہوں تم پہ فدا امی وابی سرکار دو عالم صل علیٰ
یہ دل کی جلن آنکھوں کی نمی صدقے میں تمہارے ہم کو ملی! — کیا دولتِ عظمیٰ ہاتھ لگی سرکارِ دو عالم صل علیٰ
کیا دل کی تمنا عرض کروں قدموں میں جیوں قدموں میں مروں — ہے لاج تمہیں کو اب میری سرکار دو عالم صل علیٰ

منقبت "ترے کوچے میں" عجب اثر انگیز تھی ؎

(بادنیٰ تصرف) قادرالدین صاحب نے جھوم جھوم کر پڑھا ؎

مشکلیں ہوتی ہیں آسان ترے کوچے میں
جانور، بنتے ہیں انسان ترے کوچے میں
مور بنتے ہیں سلیمان ترے کوچے میں

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# وہ جو آپ کے شریکِ حیات ہیں

وہ جو آپ کے صبر و قرار کے دشمن ہیں،
وہ جو آپ کے گھر میں آپ کے بستر میں آپ سے بہتر زندگی گزار رہے ہیں
اور چوبیس گھنٹے کے ساتھی ہیں،
وہ جنہوں نے آپ کی زندگی دوبھر کر دی۔
ان کا ختم ہو جانا ہی بہتر ہے۔

کتنی پُرسکون زندگی ہو گی آپ کی اگر کھٹمل یکسر ختم ہو جائیں!

یقینی خاتمہ کے لئے ٹائفون ٹوٹل کنٹرول استعمال کیجئے!
نیا نرالا سب سے زیادہ طاقتور اور خوشبودار!

ٹائفون

ٹائفون لمیٹڈ کراچی ۱


## شکریہ

جن کرم فرماؤں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، مضامین بھیجے یا کسی طرح بھی تعاون فرمایا اور اس مجلہ کے اجراء میں مدد فرمائی ہے، میں ذاتی طور پر و نیز ادارہ ہٰذا کی جانب سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

فرید قریشی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# ھدیۂ تشکّر

برائے

# دادا سوپ فیکٹری

# کراچی

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com https://www.scribd.com/user/23646328/bakhtiar2k

# ادارت

۱۔ جناب احمد الدین صاحب انجم ـــــــ صدر

۲ جناب راشد حسن صاحب قادری ـــــــ نائب صدر

۳۔ جناب فرید قریشی ـــــــ معتمد

۴۔ پروفیسر منشاد علی صاحب ـــــــ رکن

۵ جناب کلیم جماعتی ـــــــ رکن

۶۔ ڈاکٹر سرور اکبر آبادی ـــــــ رکن

# انتظامیہ

۱۔ جناب الحاج حافظ پیر سید منور حسین شاہ صاحب۔ صدر

۲۔ جناب فرید قریشی صاحب ـــــــ معتمد

۳۔ جناب آفتاب انور صاحب قریشی ـــــــ معتمد دفتر

۴۔ جناب نور محمد صاحب میکھری ـــــــ رکن

۵۔ جناب غلام بایزید صاحب قریشی ـــــــ رکن

http://ameeremillat.org/ http://ameeremillat.com/ https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain